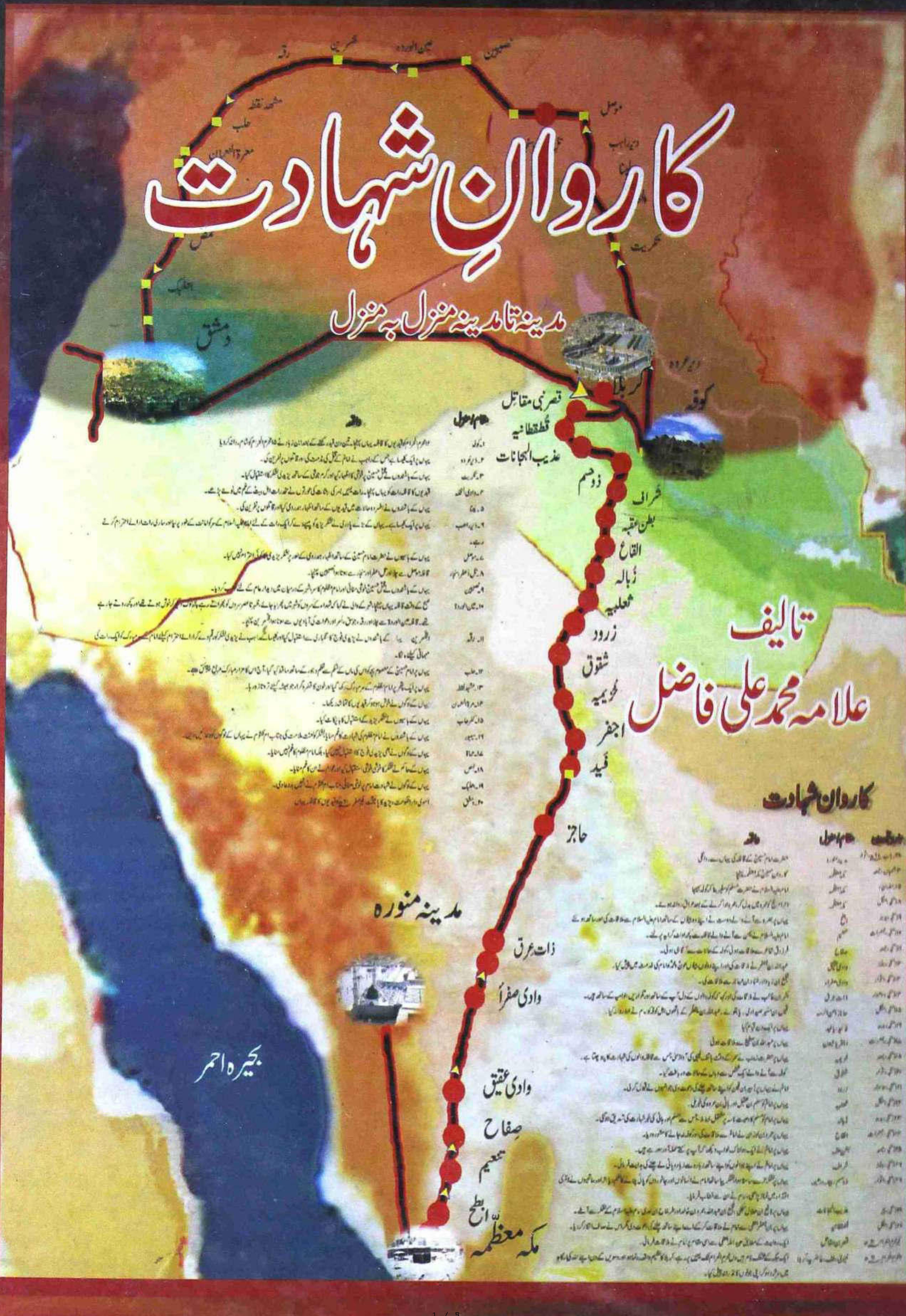
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّہدآء ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حُجَّةُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِین علامہ محمد علی فاضل مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر ۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: **-/350** روپے

ساتھ ہی سورہ مومن کی آیت ۲۷ تلاوت فرمائی کہ موسیٰؑ نے فرمایا:

"اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ، لَا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ"

میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے سے جو یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔

کتاب تحف العقول ص ۱۷۱ مقتل خوارزمی جلد۲ ص ۸، ۷، لہوف، مقتل عوالم اور تذکرۃ خواص الامۃ، میں عبارت میں مختصر سے اختلاف کے ساتھ امام الانس والجان کا ایک اور خطبہ درج کیا گیا ہے، جس میں فصاحت و بلاغت کے موتی پروئے گئے ہیں اور وہ آپ کے روز عاشورا کے قیام کا کلی مظہر ہے، ارشاد فرماتے ہیں:

"اَنْتُمْ وَابْنُ حَرْبٍ وَّاَشْیَاعُهٗ وَاِیَّانَا تَخْذُلُوْنَ ، اَجَلْ وَاللّٰهِ الْخَذَلُ فِیْكُمْ مَعْرُوْفٌ ، وَشَجَتْ عَلَیْهِ عُرُوْقُكُمْ وَتَوَارَثَتْهُ اُصُوْلُكُمْ وَ فُرُوْعُكُمْ وَنَبَتَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُكُمْ ، وَغَشِیَتْ بِهٖ صُدُوْرُكُمْ ، فَكُنْتُمْ اَخْبَثَ شَجَرَةٍ شَجیً لِلنَّاظِرِ، وَاُكْلَةً لِّلْغَاصِبِ"

فرماتے ہیں: "......اب تم حرب کے بیٹے (یزید) اور اس کے پیروکاروں پر تکیہ کرتے ہوئے ہماری نصرت و مدد سے دستبردار ہو چکے ہو! ہاں خدا کی قسم ایسا ہی ہے، مدد و نصرت سے دستبرداری اور دھوکہ دہی تمہاری طرف سے مشہور و معروف ہے جو تمہارے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوئی ہے، تمہاری زندگی کے درخت کا تنا اور شاخیں اسی پر استوار ہیں اور یہ چیزیں تمہیں وراثت میں ملی ہے، اور دل مذموم عادت پر پروان چڑھے ہیں، تمہارے سینے اس سے معمور ہیں، تم اس درخت کا ایسا منحوس پھل ہو جو اپنے باغبان کے گلے میں تو کانٹا بن جاتا ہے مگر ایک ظالم اور غاصب کیلئے خوش گوار اور شیرین

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی النَّاكِثِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلاً ، فَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ هُمْ .

خدا کی لعنت ہو عہد و پیمان شکنوں پر، جو اپنے پیمان مضبوط باندھ کر پھر توڑ دیتے ہیں اور تم نے بھی اپنے عہد و پیمان پر خدا کو اپنا ضامن اور کفیل قرار دیا تھا واللہ تم وہی عہد شکن لوگ ہو۔

اَلَا اَنَّ الدَّعِیَّ ابْنَ الدَّعِیِّ قَدْ رَكَزَ بَیْنَ اثْنَتَیْنِ بَیْنَ السِّلَّةِ وَالذِّلَّةِ

"هَیْهَاتَ مِنَّا الذِّلَّةَ"

تمہیں آگاہ رہنا چاہیے کہ نابکار باپ کے نابکار بیٹے نے مجھے ایسے دوراہے پر آن پہنچایا ہے کہ جن

میں سے ایک کو میری لئے اختیار کرنا ضروری ہوگیا ہے یا تلوار کی موت یا ذلت کی زندگی! لیکن یادرکھو کہ

''ذلت ہم سے کوسوں دور ہے؟''

''یَـأبَی اللّٰهُ لَنَا ذَالِکَ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَحُجُوْرٌ طَابَتْ وَطَهُرَتْ ، وَاُنُوْفٌ حَمِيَّةٌ وَّنُـفُوْسٌ اَبِيَّةٌ مِّـنْ اَنْ تُـؤْثَـرَ طَـاعَةُ اللِّـئَامِ عَلٰى مَصَارِعِ الْكِرَامِ، اَلَا اِنِّىْ قَدْ اَعْذَرْتُ وَاَنْذَرْتُ ،اَلَا اِنِّى زَاحِفٌ عَلٰى هٰذِهِ الْاُسْرَةِ عَلٰى قِلَّةِ الْعَدَدِ وَخِذْلَانِ النَّاصِرِ''

اس لئے کہ نہ تو اللہ ہی چاہتا ہے اور نہ اس کا رسول اور مومنین اس بات پر راضی ہیں کہ ہم ذلت گوارا کریں، اور نہ ہی ہماری پاک دامن مائیں اور غیرت مند مزاج اور شرافت کے مجسمے آباء واجداد اس بات سے راضی ہیں کہ ہم لئیم اور پست لوگوں کی اطاعت کو شرافتمآب اور نیک منش افراد کی قتل گاہ پر ترجیح دیں۔

یادرکھو! میں نے تم پر اپنی حجت تمام کردی، تمہیں خوفِ خدا کی طرف بھی توجہ دلادی، میں اس بات کو ایک بار پھر دہراتا ہوں کہ میں مدد ترک کرنے والوں کی روگردانی کے باوجود اپنے ان باقی ماندہ قلیل ساتھیوں کے ساتھ تمہارے ساتھ جہاد کیلئے بالکل تیار ہوں۔

(تحف العقول، مقتل الحسین خوارزمی ، اللہوف، مقتل عوالم، تذکرۃ الخواص میں ہے کہ) پھر آپ نے یہ چند اشعار پڑھے:

فَاِنْ نُهْزِمْ فَهَزَّامُوْنَ قِدَمًا   وَاِنْ نُهزَمْ فَغَيْرُ مُهَزَّمِيْنَا

یعنی اگر ہم دشمن کو شکست دیں گے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے پہلے بھی شکست دیتے آرہے ہیں اور اگر ہمیں شکست دینے کی کوشش کی گئی تو کوئی بھی ہمیں شکست نہیں دے سکے گا۔

اب جبکہ حوادث روزگار ہماری طرف رخ کر چکے ہیں اور ان کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو ظاہری مفاد مل رہا ہے، لیکن ہماری مصیبت پر خوش ہونے والوں سے کہہ دو کہ تم بھی کان کھول کر سن لو کہ ہماری طرح تمہاری مصیبت پر بھی دنیا خوشیاں منائے گی، اس لئے کہ موت جب اپنا اونٹ کسی ایک کے در سے اٹھاتی ہے تو دوسرے پر جا بٹھاتی ہے''

پھر فرمایا:

''تم آگاہ رہو!! خدا کی قسم!!! اس جنگ کے بعد تمہیں اتنا مہلت بھی نہیں ملے گی کہ تم اپنی سواریوں پر

سوار ہوسکو.................."

امامؑ کی بد دعا:

پھر حضرت نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عمر سعد کے خلاف ان الفاظ میں بددعا کی:

"اَللّٰھُمَّ احْبِسْ عَنْھُمْ قَطْرَا السَّمَآءِ وَابْعَثْ عَلَیْھِمْ سَنِیْنَ کَسِنِیِّ یُوْسُفَ(ع) وَسَلِّطْ عَلَیْھِمْ غُلَامَ ثَقِیْفٍ یَسْقِیْھِمْ کَأْسًا مُصَبَّرَۃً فَلَا یَدَعْ فِیْھِمْ اَحَدًا قَتْلَۃً بِقَتْلَۃٍ وَضَرْبَۃً بِضَرْبَۃٍ ،یَنْتَقِمُ لِیْ وَلِاَوْلِیَآئِیْ ، وَلِاَھْلِ بَیْتِیْ وَ اَشْیَاعِیْ مِنْھُمْ ،فَاِنَّھُمْ کَذَّبُوْنَا وَخَذَلُوْنَا وَاَنْتَ رَبُّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ"

خدایا! پروردگارا! تو ان سے اپنی بارانِ رحمت کے قطروں کو روک لے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کی مانند قحط کے سخت سال بھیج ان پر ثقفی جوان کو مسلط کر دے، تا کہ وہ انہیں ذلت سے لبریز تلخ کاسوں سے سیراب کرے، اور ان میں سے کسی کو بھی سزا دیئے بغیر نہ چھوڑے، اور وہ انہیں قتل کے بدلے قتل کا مزہ چکھائے اور ضرب کے بدلے ضرب کا اور ان سے میرا اور میرے خاندان والوں اور پیروکاروں کا پورا پورا بدلہ لے، کیوں کہ انہوں نے ہمیں جھٹلایا ہے اور دشمن کے مقابلے میں ہمیں تنہا چھوڑا......تو ہی ہمارا پروردگار ہے ہم نے تجھ پر مکمل بھروسہ کیا ہے اور ہم سب کی بازگشت تیری طرف ہے۔

تین ملعونوں کا بدترین انجام:

مورخین لکھتے ہیں کہ امام عالی مقامؑ کے اس خطاب ہدایت مآب کے بعد تین شخص آپ کے سامنے آئے جنہوں نے اپنی بدکلامی اور حقیقت کے انکار کی وجہ سے جنگ کے معاملات کو آخری مرحلے تک پہنچا دیا، اور امام علیہ السلام نے بھی انہیں بددعا دی اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے، دو، تو اسی وقت فوراً اور تیسرا عاشورا کے کچھ عرصہ کے بعد چنانچہ:

ا۔ مقتل الحسین خوارزمی میں ہے کہ جب امام علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگ میرے خطاب سے کوئی اثر نہیں لے رہے بلکہ وہ حملہ کرنے کیلئے مکمل طور پر تیار ہو چکے ہیں تو آپ نے اپنا رخِ انور آسمان کی طرف کر کے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَهلُ بَيتِ نَبِيِّکَ وَ ذُرِّيَّتُهُ وَقَرَابَتُهُ ،فَاقْصِمْ مَنْ ظَلَمَنَا وَغَصَبَ حَقَّنَا اِنَّکَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ "

پروردگارا! ہم تیرے نبی کے اہلِ بیتؑ ان کی اولاد اور قرابتدار ہیں،، خداوندا! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حق کو غصب کیا ہے انہیں ذلیل وخوار فرما، یقیناً تو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کے قریب ہے۔

محمد بن اشعث جو کہ فوج کے ایک دستے کا کمانڈر بھی تھا اور لشکر کی اگلی صفوں میں بھی تھا، امام کے یہ کلمات سن کر آپ کی طرف بڑھا اور کہا:

"اَیُّ قَرَابَةٍ بَیْنَکَ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ (ص) ؟"

تمہارے اور محمد (ص) کے درمیان کونسی رشتہ داری ہے؟"

امام عالی مقامؑ نے اس کی جو یہ ہٹ دھرمی اور صریح انکار ملاحظہ فرمایا تو اپنے دکھی دل سے اسے اس طرح بددعا دی:

"اَللّٰهُمَّ اَرِنِی فِيهِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ ذُلًّا عَاجِلاً"

پروردگارا! تو یہ شخص مجھے آج ہی فوری طور پر ذلیل وخوار ہوتا دکھا۔

ایک مہربان اور رحیم امام کے دکھی دل سے نکلی ہوئی یہ دعا فوراً ہی مقام اجابت کو جا پہنچی، چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ شخص قضائے حاجت کیلئے ایک علیحدہ گوشے میں چلا گیا وہاں پر ایک کالے بچھو نے اس کی شرمگاہ کو ڈس لیا، اور وہ بچھو کے زہر کے عذاب میں مبتلا ہو گیا بعض روایات کے مطابق وہ وہیں پر ہلاک ہو گیا، جبکہ بعض دوسری روایات کے مطابق وہ امیر مختارؒ کی حکومت تک زندہ رہا اور اسی عذاب میں کڑھتا رہا اور یہاں تک کہ امیر مختار نے اسے جہنم واصل کیا۔

۲۔ انساب الاشراف جلد ۳ ص ۱۹۱، کامل، مقتلِ خوارزمی جلد ۱ ص ۲۴۹، تاریخ ابن عساکر ص ۵۶ میں ہے، اور بلاذری، ابن اثیر اور دیگر کئی مورخین لکھتے ہیں کہ:"جب یزیدی فوج خیام حسینی (ع) سے نزدیک تر ہوتی جارہی تھی تو ایک شخص بنام عبداللہ بن حوزہ تمیمی نے آگے بڑھ کر بلند آواز کے ساتھ اصحابِ حسینؑ کو مخاطب کر کے کہا:

"أَفِيكُم حُسَينٌ ؟" کیا تمہارے درمیان میں حسینؑ موجود ہے؟

کسی نے جواب نہ دیا، پھر اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی سوال کیا کہ "أَفِيكُم حُسَينٌ ؟" تو ایک شخص نے امامؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "هٰذَا الْحُسَيْنُ فَمَا تُرِيْدُ فِيْهِ؟" یہ حسینؑ ہیں تم کیا چاہتے ہو؟

عبداللہ بن حوزہ نے امام (ع) کی طرف منہ کر کے کہا: